

نور افشاں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۳) مطبوعہ ۵ - جون ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد (۲۴)

ایڈیٹوریل نوٹس

آجکل اخباروں میں ایک دروغ بے فروغ کی تکذیب کی جاتی ہے چار برس گذرے کہ ایک روسی سیاح مسمی نوٹووچ نے یہہ افواہ اڑادی کہ لداخ میں سیر کرتے ہوئے میری ایک ٹانگ ٹوٹ گئی اور میں چند ماہ تک بودھ مذہب کے لاماؤں کے ایک مندر واقعہ وہمس میں پڑا رہا - وہاں میں نے خداوند یسوع مسیح کی سوانح عمری پائی - یہہ بیان ایسے پیرایہ میں عوام کے روبرو پیش کیا گیا کہ بہت لوگوں نے اسبات کو سچ مانا اور مخالفان مذہب مسیحی کے دلوں میں یہہ خیال گذرا کہ شاید انجیل کی اصل یہی ہے - اور یہہ بودھ مذہب سے لیگئی ہوگی - لیکن تھوڑے عرصہ بعد اُسکو کامل جواب دیا گیا اور سارا بیان رد کیا گیا ہمارے دوست پادری شا صاحب جو لداخ میں موروین مشنری سوسائٹی کے ماتحت کام کرتے تھے اور جن کے مکان پر تین سال کا عرصہ ہوا سیر و سیاحت کرتے ہوئے ہمیں فی دکش ہونیکا اتفاق ہوا تھا بذات خود ہمس تشریف لیگئے - کیونکہ ہمس وہاں سے آٹھ دس میل کے فاصلہ پر ہی واقع ہے اور خاص لاماؤن کے پیشرو سے ملاقات کی - عند التحقیقات لاماؤں نے کہا کہ تو ہمارے یہاں کوئی شخص آ کر بیمار پڑا رہا اور نہ خداوند یسوع مسیح کی سوانح عمری کا کچھ پتہ ہے پادری صاحب نے یہہ حالات مفصل طور پر مشتہر کردیئے تھے - پروفیسر میکس مولر نے بھی روسی سیاح کے بیان کو غلط اور ناقابل تسلیم لکھا - پھر بھی اس قسم کے جھوٹھ کی تکذیب مشکل سے ہوا کرتی ہے کیونکہ لوگوں کو عجیب و غریب داستان اور نادر اور انوکھے فسانوں کے سُننے کا بہت شوق ہوتا ہے چنانچہ برابر آجتک اخباری دُنیا میں اسکا کم و بیش چرچا ہوتا رہا ہے لیکن آخرکار راستی کے آفتاب کے روبرو جھوٹ کی تاریکی قایم نہ رہ سکی یعنے پچھلے سال آگرہ کالج کے پروفیسر جے - ڈگلس صاحب وہاں تشریف لے گئے اور لاماؤن کی تحریریں جو اس واقعہ کی نفی پر دلالت کرتی ہیں چھپوا دیں آجکل اسکا تذکرہ ہو رہا ہے اب امید ہے کہ یہہ سفید جھوٹھ جسکی دو دفعہ تردید ہو چکی ہے پھر نہ اُٹھیگا +

سُلطان روم کی پالیسی میں جو مسیحیوں کے برخلاف ہے ایک نئی بات ظہور میں آئی ہے وہ یہہ ہے کہ امریکہ کے مشنریوں کو اپنے ملک سے خارج کرنے کیلئے تدبیر نکالی ہے یعنی - لوگوں نے پادری ناپ صاحب پر جو بتلس میں کام کرتے تھے یہہ تہمت لگائی ہے کہ وہ سرکار کے برخلاف آرمینیوں کو اُبھارتا ہے اگرچہ وہاں کے سفیر انگلستان نے تحقیقات کر کر اس الزام کو محض جھوٹ ثابت کردیا پھر بھی ترکی افسروں نے اسکو زیر حراست قسطنطنیہ کیطرف بھیجدیا اور یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ سلطان کا ارادہ تھا کہ اپنے ملک سے خارج کردیں لیکن رڈل صاحب سفیر امریکہ متعینہ قسطنطنیہ نے بڑی سخت شکایت کی اور الگذنڈر تارکے سفیر کو تار بھیجا کہ اگر ضرورت ہو تو ناپ صاحب کو آزاد کرنیکے واسطے جنگی اگنبوٹ منگایا جاوے - اسپر سلطان دب گیا - ہنوز ناپ صاحب وہیں ہیں + علاوہ اسکے جین میں ایک اور امریکن مشنری پر یہی الزام لگایا گیا کہ وہ لوگونکو سرکار کے برخلاف اُبھارتے ہیں اور اس سبب سے افسران ترکی باقی مشنریونکو منع کرتے ہیں کہ انکی مدد نہ کریں - ہم اسبات کی انتظاری میں ہیں کہ آخری نتیجہ کیا نکلتا ہے +

ھم اپنے ہمعصر مخزن مسیحی کی رائے کو تسلیم کرتے ہیں کہ حقیقت میں انگریزی الفاظ اردو میں فقط ان موقعونپر استعمال کرنے چاہئیں جبکہ انکے بغیر مطلب صاف طور پر ادا نہ ہوسکتا ہو اور ہماری بھی یہی کوشش ہے کہ نور افشاں میں غیر ضروری انگریزی الفاظ استعمال نہ ہوا کریں - باقی [illegible] +

نُورافشاں

پادری-اے-ایچ-یونگ صاحب ایم-اے-ایڈیٹران چیف

ایسوشیئٹ اڈیٹرز

پادری-جی-ایل-ٹھاکرداس صاحب۔ پادری-ایچ-گولکناتھ صاحب

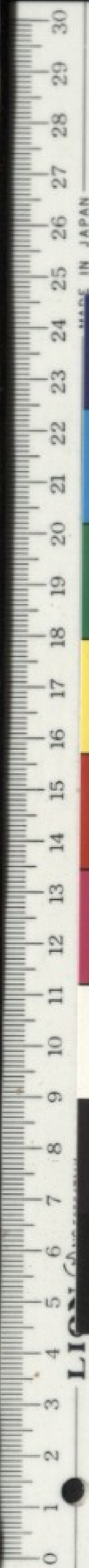
مسٹر ایم-ایل لیارام صاحب بی-اے۔ پادری طالب الدین صاحب بی اے

انجمن حمایت اسلام لاہور کے ماہواری رسالہ بابت ماہ فروری مارچ و اپریل ۱۸۹۶ء عیسوی پر ریمارک

زمانہ بھی گرگٹ کی طرح عجب رنگ بدلتا ہے۔ چنانچہ موجودہ تعلیم یافتہ محمدیوں خصوصاً انگریزی مدارس کے تعلیم یافتوں نے آج کل کے زمانہ کی ہوا کے موافق قرآن کے فضائل کو کھینچ تان کر خواہ مخواہ بھی مسیحی پیرایہ میں بیان کرنا شروع کیا ہے۔ مسیحی تعلیم کی ڈھانچ پر قرآنی فضائل کا خاکہ کھینچتے ہیں۔ خیر اس سے تو ہمکو کچھ واسطہ نہیں پر یہہ کہے بغیر بھی نہیں رہا جاتا۔ کہ مسیحی مذہبی خوبیوں کا دل ہی دل میں قائل ہو کر پھر بھی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جُدا ہی بنانا گویا ٹٹی کے پیچھے شکار کھیلنا ہے۔ اور اُجالے میں ہوتے ہوئے ظلمت میں رہنا اپنی ذات شریف کو بٹا لگانا ہے +

انجمن حمایت اسلام لاہور کا مندرجہ عنوان ماہواری رسالہ اسوقت ہماری میز پر جو اس میں لکھا گیا ہے وہی سالانہ جلسہ کی روئداد چھپی ہوئی ہے۔ جس میں بعض سربرآوردہ مسلمانوں کے لکچر اور تقریریں بڑی ہی آب و تاب سے درج ہیں۔ اُن میں سے ایک دو لکچر کی نسبت جو اس رسالہ میں ہے ہم یہاں پر کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ سب سے پہلے عبدالقادر متعلم ایف-اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور کا لکچر ہے۔ آپکا لکچر قرآن کے اِس مسلمہ اصول پر ہے جو کلمہ طیبہ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہؐ اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد کے نام سے موسوم ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ اسلام دُنیا میں کیا لایا یا محمد صاحب نے کس امر کی رسالت کی تو کہا جاویگا کہ لا الٰہ الا اللّٰہ۔ جس نے اِس دعوی ایمان پر اعتقاد رکھا اور اُس کی تعمیل کی وہ فقد دخل الجنۃ کا مصداق ٹھہرا۔ آپ آگے چلکر فرماتے ہیں کہ دُنیا میں فسق و فجور کی جڑ بد اعتقادی اور بدعملی ہے اور اعتقادات میں جو عظیم اصلاحات واقع ہیں وہ مختلف مذاہب میں بسبب غلط فہمی درباره صفات باری کے ہیں۔ اسکے متعلق مسیحی مسئلہ کفارہ کی نسبت بہت سا زہر اُگلا ہے۔ چنانچہ گناہ- زناکاری- شراب خوری- قماربازی کفارہ ہی کی تعلیم کا نتیجہ بتلایا گیا ہے اور کفارہ کو الوہیت مسیح کا نتیجہ بتلایا ہے (کسی منطق سے یہہ نہیں ظاہر فرمایا) اور الوہیت مسیح صرف اِس وجہ سے مانی گئی ہے کہ عیسائی لم یلد ولم یولد کے قائل نہ تھے۔ لہٰذا اس مخرب اخلاق مسئلہ کفارہ نے دنیا کو ہر ایک قسم کے فسق و فجور کا گھر بنا دیا ہے (طویلہ کی بلا بندر کے سر پر) آگے چلکر آپ مکرر فرماتے ہیں کہ ہر ایک بدعملی بداعتقادی کا نتیجہ ہے اور بداعتقادی ایک نہ ایک صفت الٰہی کے عمل انکار سے پیدا ہوگی۔ چنانچہ ہم گناہ اسی لئے پوشیدہ کرتے ہیں کہ کوئی دوسرا نہ دیکھ لے لیکن اگر ہمارا قطعی ایمان ایسے اللہ پر ہو جو ہر وقت حاضر و ناظر اور عالم الغیب والشہادۃ ہے تو کیا مجال کہ ہم گناہ کر سکیں آپ اِس لئے دُنیا کی اصلاح کا بیڑا اس طریقہ کے ذمے لیتے ہیں جو مسئلہ کامل صفات اللہ کی تعلیم دے یعنی قرآن جسنے یہہ ظاہر کیا لا الٰہ الا اللّٰہ آپ قرآن کی تعلیم کو باقی تعلیمو پر ترجیح دیتے ہیں اور صفات باری کے سمجھنے کے لئے علم قرآن کا رہنما ہونا ضروری بتلاتے کلمہ طیب کے متعلق لا مطلوب لی ولا محبوب لی ومعبود لی ولا متاع لی الا اللّٰہ فرماتے ہوئے وہ یوں کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ہی ہمارا مطلوب ہوا تو پھر نہ کوئی ہمارا مطلوب نہ محبوب اور نہ معبود اور متاع ہے۔ اسی کی رضاجوئی مدنظر ہوگی۔ کیونکہ گناہ جو ہم سے سرزد ہوتے ہیں کسی نہ کسی ہوا و ہوس یا انسانی جذبہ کا تقاضا ہوا ہے اور پھر فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے جذبہ کی اطاعت کرتا ہے تو اُسکا لا الٰہ الا اللّٰہ کہنا لاحاصل ہے۔ اسی لئے جو شخص دل سے کلمہ طیبہ کہے وہ واقعی مومن اور جنت کا مستحق ہے"...... وغیرہ وغیرہ +

اب مقام غور یہہ ہے کہ بالفرض اگر ہم اِس امر کو تسلیم بھی کر لیں کہ اختلاف اور فساد کی وجہہ بداعتقادی اور بداعمالی ہے جو ایک طرح سے بالکل صحیح ہے کیونکہ ہر ایک انسان اپنی زندگی میں کسی نہ کسی عقیدے کا مقلد ہوتا ہے اور جیسا اسکا اعتقاد ہے ویسا ہی اُس کے اعمال سے ظاہر بھی ہوگا یعنی اُس کے عقیدے کا اثر اُس کی چال چلن پر ہوتا ہے۔ پر ہمکو یہہ دیکھنا لازم ہے کہ ہمارے اعتقاد کا اصول کیا ہے کیونکہ یہہ ممکن ہے بلکہ ہمارے روزمرہ کے مشاہدہ کی بات ہے کہ بسا اوقات انسان کا اعتقاد بے بنیاد ہوا اور ان سے جو نتیجے مترتب ہوں وہ بھی ہمکو سچائی اور معرفت کے راستو سے دور پھینکدینگے۔ مثلاً یہہ مسلم ہے کہ علم سائنس تحقیقات اور تجربہ کا ایک سمندر ہے پر یہہ بات بھی ساتھ ہی مسلم ہے کہ ہر ایک علم کی ایک نہ ایک حد ہوتی ہے اور اسلئے اگر محقق اپنی تدقیق اور تنقیح کے راستہ میں اپنی عقل کو مطلق العنان چھوڑ دے تو وہ ضرور ہی بھنور میں پھنس جاویگا۔ اور اُسکی سچائی آمیزش سے خالی نہ ہوگی۔ مثلاً انسان میں ارادہ اور قوت دو نور



ہی موجود ہیں - پر اگر وہ دونوں کی حماقت سے یہہ چاہے کہ پرندے کی طرح پرواز کرے تو ضرور صدمہ اٹھائیگا - اسیطرح اگر ہم ناحق عقل سے اس بات کا تصفیہ کرنا چاہیں کہ ہمارے اعتقاد کی حقیقت صحیح اصول پر مبنی ہو تو وہ ایسے شخص کا مصداق ہوگا جو پروں کے بغیر اڑنا چاہے - اور جسکا یقینی نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہ ہر بار کی کوشش میں ناکامی کے گڑھے میں گرے بلکہ قوائے کے فضول استعمال سے صدمہ بھی اٹھائے تو تعجب نہیں بعینہ یہی حال ہمارے موجودہ ہندو مسلمان تعلیم یافتہ صاحبوں کا ہے وہ عقل کے پروں سے پرواز کرنا تو چاہتے ہیں پر نہیں دیکھتے کہ اس بد اعتقادی کا وبال اُن کو سچائی سے بے نصیب رکھتا ہے چنانچہ ایک فارسی شاعر نے کیا ہی اچھا کہا ہے:

حسابے گزیں بگذرد گمرہی است
ز راز تو اندیشہ بے آگہی است

اس لکچر میں بھی اسی قسم کے عقلی فتووں کو مدار ایمان بتلایا گیا ہے - کلمہ طیب کے متعلق جو آپ فرماتے ہیں - کہ وہ عظیم اختلاف جو ہم اعتقادات میں دیکھتے ہیں اُسکی بنا صفات باری میں اختلاف کی وجہ سے ہیں اگر ہم ٹھیک طور پر صفات الٰہی کو سمجھیں تو ہر ایک دقت رفع ہوجائیگی چنانچہ خدا کی وحدانیت ایک صفت ہے لا الہ الا اللہ اور جو لوگ سچے دل سے اس کی حقیقت کو سمجھتے ہیں اور عملی طور سے اسپر ایمان لاتے ہیں تو انہیں فقط دخل الجنۃ کی خوشخبری دی جاتی ہے اسپر ہم اوّل تو یہہ کہتے ہیں کہ یہہ کہنا کہ خدا ایک ہے اور اُسکا کوئی شریک نہیں - آیا یہہ تعلیم سے منسوب ہے یا الہام سے - اگر تعلیم سے ہے تو الہام کو تعلیم پر ترجیح دینا چاہئے اور اگر الہام سے ہے تو الہام کا مقصد تو اس میں ادا نہیں ہوا - ہم نے مانا کہ خدا ایک ہے - مگر یہہ تو نرا دعویٰ ہی دعویٰ ہے یعنے یہہ کہ خدا ایک ہے دو نہیں لیکن اس میں سے یہہ مطلق ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ کون خدا ہے جسکی وحدانیت کے ہم قائل ہوں اگر یہہ کہا جاوے کہ وہ خدا جسکا رسول محمد صاحب ہیں تو پھر وہی سوال عائد ہوگا کہ کون خدا + دویم - اس تعلیم کا یعنے لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ کا نتیجہ اگر ہمارے اعتقاد پر اسکا انحصار ہو تو یہہ ہوگا کہ یا تو وہی سب کچھ ہے اور دوسرا کوئی نہیں چنانچہ صوفیائے کرام کا ہمہ اوست کا مسئلہ اسکا شاہد ہے ہماری رائے میں اس تعلیم کی پوری عملدرآمد اگر کسی نے کی ہے تو صوفیوں نے کی ہے یعنے خدا ایک اور اُسکا کوئی شریک نہیں صوفی اسی پر کہتا ہے سچ ہے + جدھر دیکھتا ہوں اُدھر توہی تو ہے حقیقت میں قرآن کی روح اور تعلیم کے مطابق اگر اسی کلمہ طیب کی تعلیم کو غایت تک پہنچایا جاوے تو حقیقی موحد صوفی ہی نکلینگے کیونکہ وہ ہر جگہ اور ہر چیز میں خدا ہی کا جلوہ دیکھتے ہیں اس لئے وہ شرک کے لفظ سے ہی ناواقف ہیں کہ کیا ہے - اور اسکا غیر کون +

سوئم - وہ صاحبان مذکورہ بالا جو صوفی مسلک کے تو قائل نہیں پر پھر بھی اپنے ایمان کا اسی تعلیم پر مدار رکھتے ہیں - کہ اُن کے خدا نے واحدانیت کی کیا تصدیق کی ہے اگر ہم قرآن سے وہ حصے جو بائبل میں سے لئے گئے ہیں نکال دیں تو خدا کی واحدانیت کی کیا تصدیق باقی رہ جاتی ہے کچھ بھی نہیں چھا ہم سے یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ سچے دل سے اس بات کو تسلیم کرو کہ خدا ایک ہے اور اسپر عمل بھی کرو کہ وہی ہمارا مطلوب ہے اور کوئی محبوب مطلوب معبود و متاع ہمارا نہیں تو بھلا جب سب کچھ ہم پر ہی چھوڑ گیا کہ ہم اس تعلیم کو دل کے اندر جگہ دیں یعنے لا الہ الا اللہ تو اس تعلیم کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ ہم یوگی ہوجاینگے یعنی ارادے کے زور سے فی الخارج خیال سب رفع کریں - اور انتر دھیان ہو کر صرف یہی کہینگے کہ صرف توہی میرا محبوب وغیرہ ہے - چنانچہ مسلمانوں میں بہت سے آدمی ایسے دیکھے گئے ہیں جو مالا و تسبیح سے رات دن کام لیتے ہیں اور کلمہ طیب ہی کا رہند رہتے - پر اگر انصاف کی آنکھوں سے دیکھا جاوے - تو اس اعتقاد اور تعلیم کا نتیجہ یہہ ہے جیسا ہم نے ابتدا میں بیان کیا کہ وہ پرواز کرنا چاہتا ہے جس کا انجام یہہ ہوتا ہے کہ وہ گرتا ہے اور سخت صدمے اُٹھاتا ہے - ایسے تسبیح و مالا پھیرنے والوں کی زندگی ایک لاحاصل زندگی کہی جاسکتی ہے - بائبل میں موسیٰ کی معرفت خدا نے اپنی وحدانیت کا دعویٰ کیا ہے اسکی تعلیم نہیں دی بلکہ دعویٰ کیا ہے "میرے سامنے تیرے لئے کوئی دوسرا خدا نہ ہووے" میرے سامنے خدا برابر اس دعویٰ کی انسانی تواریخ میں تصدیق کرتا رہا ہے - یہودیوں نے بار بار بلکہ غیروں نے بھی خدا کے کام اور طریقوں سے تسلیم کیا کہ یہودیوں کا خدا حقیقی خدا ہے - بہتیروں کا ایمان اسپر ٹھیک نہیں تھا پر اُس کے کاموں سے مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا تھا - کہ یہودیوں کا خدا وہی برحق خدا ہے +

پنجم - پھر اعتقاد کے بارے میں آپکا اصول ہے لا محبوب ... الخ ہمارا اصول یہہ ہے کہ ہم اُس خدا کی کہ جسے ہم جانتے ہیں اطاعت قبول کرتے ہیں - ہم اُسکو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں اور جب وہ ہمارے دل میں آتا ہے اپنی روح کی معرفت تو ہمیں اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے اور تب وہی ہمارا مطلوب وغیرہ ہوجاتا ہے چنانچہ مرقوم ہے مکاشفات ۳ باب - دیکھ میں دروازے پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں اگر تم مجھے اندر آنے دو - الخ

ششم - اس مسئلہ کی تائید میں آپ کلمہ شہادت اور کلمہ طیب کا مقابلہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ الا اللہ کے بعد وحدہٗ لاشریک اور اُس کے مقابل رسول اللہ کے نام کے بعد عبدہٗ و رسول اللہ رکھا جانا نہایت ہی دور اندیشی ہے +

آپ فرماتے ہیں کہ انسانی فطرت طاقت پرستی قائم ہوئی ہے - حتی کہ انسان کو خدا کر کے مانا ہے - اسی لحاظ سے کلمہ طیب کے بعد کلمہ شہادت کا آنا اس بات کا مانع

ہی کہ محمد کو خدا سمجھکر مانا جاوے +

مقام غور ہی کہ مسیح کا خدا ماننا اِس پست فطرتی کا نتیجہ ہی - یہہ بات بھی قابل غور ہی کہ زمانے کے انقلاب نے اُسکو خدا نہیں بنایا بلکہ اُس کا اپنا دعوےٰ اپنی نسبت بھی تھا یعنے میں خدا ہوں - حتیٰ کہ اُس کے دشمن بھی بعض موقعوں پر اُس کے کام دیکھکر مجبوراً یہہ کہہ اُٹھتے تھے کہ سچ مچ یہہ خدا کا بیٹا ہی سچ مچ یعنے اُسکا دعوےٰ اپنی نسبت سچا ہی - پولوس رسول اور برناباس کو لستر ا کے رہنے والوں اور پجاریوں نے اُن کے کام دیکھکر اُن کو اپنے دیوتاؤں کے نام سے پکارا پر ان رسولوں نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا کہ ہم بھی تو تمہارے جیسے انسان ہیں اور تمہیں اِس گمراہی سے زندہ خدا کی طرف پھیرتے ہیں پر خداوند مسیح کو کوئی خطاب ایسا نہیں دیا گیا کیونکہ وہ خود اِس بات کا مدعی تھا کہ میں آسمان سے ہوں اور شہادتیں اِس بارے میں ایسی واضح ولائح تھیں کہ انسان کو کسی خطاب دینے کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی - کیونکہ وہ اُس میں خدا کو دیکھتے تھے - وہی خدا جس نے موسیٰ کی معرفت کہا کہ میرے لئے تیرے آگے کوئی دوسرا خدا نہ ہووے اور انسانی تواریخ میں ظاہر کیا کہ وہی خدا حقیقی تھا - اِسی طرح زمانے کی بھرپوری میں وہی خدا انسانی جامہ میں نمودار ہوا اور خدا کا کلمہ یا بیٹا قرار دیا گیا اور اپنے کارناموں سے بخوبی ظاہر کیا کہ میں وہی اضحاق یعقوب اور ابراہام کا خدا ہوں +

آپ مسئلہ کفارہ کو مخرب اخلاق بتلاتے ہیں - پر صرف دعوےٰ بے دلیل کے طور پر اِس پر ہمیں یہہ ظاہر کرنا ضروری ہی کہ کفارہ کی تعلیم صرف یہی نہیں ہی کہ ہم گناہ کی سزا سے رہائی پاویں بلکہ یہہ کہ گناہ کے زور اور غلبہ سے رہائی پاویں - مسیحی تعلیم برابر چلی آئی ہی کہ پاک ہو جیسا کہ میں پاک ہوں بغیر پاکیزگی کے ہم نہ تو خدا کو دیکھ سکتے ہیں اور نہ اُسکی عبادت کا حق ادا کر سکتے ہیں - مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے لکچر میں ایک جگہ یہہ کہا - کہ جب انسان زبان سے کہے کہ لا الہ الا اللہ تو وہ اپنے اِس دعوےٰ میں اُسوقت صادق ٹھہریگا جب اللہ کی محبت اور کسی کے ساتھ نہ رکھے ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ کی محبت کس طرح انسان میں پیدا ہو سکتی ہی جب کہ وہ گناہ آلودہ ہی وہ کامل موحد کیونکر بن سکتا ہی جس میں دوسری چیزوں کی عظمت - اور محبت زیادہ ہی - ہم پکار کے کہتے ہیں کہ کفارہ ہی اِس بیماری کا ایک شافی علاج ہی وہ شرک کو دور کرتا ہی نئی پیدائش عطا کرتا ہی - انسان کے دل کو آراستہ کرتا ہی کہ وہ خدا کی ہیکل بنے تاکہ انسان خدا کی پرستش روح اور راستی سے کرے +

یہودیوں کی احادیث اور قرآن

متعلق یوسف

قرآن اور توریت کے بیانات میں یوسف کے متعلق اکثر فرق اِس سبب سے نظر آتے ہیں کہ محمد نے یہودیوں کی کہانیوں سے بہت کچھ نقل کیا ہی - ذیل میں ہم اُن خاص باتوں کو درج کرتے ہیں - جو کہ محمد نے بعینہ یہودیوں کی احادیث سے نقل کی ہیں ہمکو یقین ہی کہ اُن کو دیکھنے سے ناظرین بخوبی پہچان لینگے کہ محمد کہاںتک نقل کرتا تھا (۱) سورہ یوسف میں لکھا ہی کہ اگر یوسف اپنے خداوند کا خاص نشان نہ دیکھتا تو گناہ کرتا وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ الخ ذیل کی کہانی سے ثابت ہوتا ہی کہ یہہ نقل کی ہوئی بات ہی - کہانی یوں ہی منقول از ربی جوچانہ + دونوں نے گناہ کرنے کا ارادہ کیا - زلیخا نے یوسف کے کپڑے کو پکڑ کر کہا کہ میرے ساتھ ہمبستر ہو - یوسف کو کھڑکی کے قریب باپ یہہ کہتے دکھائی دیا کہ یوسف! یوسف! تیرے بھائیوں کے نام افود کے پتھروں پر کندہ کئے جائینگے نیز تیرا نام بھی کیا تو چاہتا ہی کہ وہ مٹ جاوے + دیکھو سوتا ۳۶ : ۲ +

ایک محمدی مفسر اِسی آیت کی تفسیر میں اِسی کہانی کا ذکر کرتا ہی (۲) سورہ یوسف ۳۰ - ۳۲ مشہور بیان ہی کہ زلیخا نے مصر کی عورتوں کو ضیافت میں بلایا اور سب کو ایک ایک چھری دی پھر یوسف کو بلایا اور جب اُنہوں نے یوسف کو دیکھا متحیر حسن ہو کر اپنے ہاتھ کو کاٹنے لگیں - یہہ کہانی ایک بہت پرانی کتاب بنام جلکوت مدراش ۱۴۰ : سے بعینہ کی گئی ہی - (۳) سورہ یوسف ۲۶ - ۲۹ لکھا ہی کہ یوسف کا کپڑا پیچھا پھٹ گیا - چونکہ پیچھے کی طرف سے پھٹا مجرم نہ گردانا گیا - یہہ کہانی حرف بحرف اِسی کتاب یعنی جلکوت مدراش سے نقل کی ہی - دیگر بیانات ہم اُسوقت نہیں لکھتے ہیں لیکن اِتنے ہی سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ قرآن کہاںتک پرانی کہانیوں کا مجموعہ ہی - ہم اِس مضمون سے ایک دو نتیجے استخراج کرتے ہیں +

اوّل - ہمارے حق و باطل کے مضمون پر جو اِس مضمون درج ہوا ہی - ناظرین کی توجہ اِس بات پر دلاتے ہیں کہ خود قرآن ہی میں آیتوں کا باہم خلاف موجود ہی یعنے ایکدفعہ زلیخا یوسف کو مجرم ٹھہراتی ہی اور دوسری دفعہ یوسف کو عورتوں میں بلا کر زبان حال سے اپنا جرم عشق ظاہر کرتی ہی +

دوم - قرآن سورہ یوسف میں یوسف پر ناحق الزام لگاتا ہی - جبکہ کہتا ہی کہ اُسپر شوق غالب ہوا مگر نشان دیکھکر باز آیا - سچ تو یہہ ہی کہ خود محمد اور محمدیوں کے لئے جو کہ نہ صرف دنیا میں بلکہ بہشت میں بھی کثرت شہوت رانی کو جائز سمجھتے ہیں - یہہ سمجھنا مشکل ہی کہ بغیر خاص معجزہ کے یوسف کس طرح قائم رہ سکتا تھا - ہم بھی اِس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ بغیر خدا کے فضل کے انسان ایسے موقعہ پر ضابط نہیں رہ سکتا تو بھی ہماری یہہ شکایت ہی کہ یوسف کی اخلاقی کمزوری کو مبالغہ کے ساتھ بیان کیا ہی البتہ اِس مبالغہ کا یہہ توجیہ عذر ہو سکتا ہی کہ یہہ تمام تہمت بے گم دکتا ہوئی

مراسلات

بقیہ

حق و باطل کی شناخت

کھوج کھوج کر ڈھونڈھوگے + تب جھوٹھ سچ کو جانوگے

فصل چہارم + در ذکر یوسف

توریت

یوسف کے بھائی اُس سے ناخوش تھے ایک مرتبہ اُس کے بھائی وادی سکیم میں گلہ چراتے تھے یعقوب نے یوسف سے کہا کہ اپنے بھائیوں کی خبر لا چنانچہ یوسف گیا تو بھائیوں کو وہاں نہ پایا اور یوسف کو ایک شخص ملا اُسنے دریافت کیا کہ کیا دیکھتا ہی یوسف نے کہا کہ اپنے بھائیوں کو تلاش کرتا ہوں اُس نے جواب دیا کہ وادی دوتین میں ہیں جبکہ یوسف اپنے بھائیوں کے پاس آیا تو بھائیوں نے یوسف کو دیکھکے کہا یہہ صاحب خواب آتا ہی اُس کو مار ڈالو یا کوئے میں ڈالدو اُس کے باپ سے کہدینگے کہ اُسکو درندہ لے گیا ہی۔ چنانچہ یوسف کی بوقلمون قبا اُتاری اور یوسف کو کوئیں میں ڈالدیا اور اُس چاہ میں پانی نہیں تھا تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ اسمٰعیلیوں کا قافلہ گرم مصالحہ اور روغن بلسان لیکر مصر کو جاتا ہی یہودا یوسف کے بھائی نے کہا کہ یوسف کو بیچ ڈالو چنانچہ بھائیوں نے یوسف کو چاہ سے نکال کے بعوض ۲۰ اسماعیلیوں کے ہاتھ بیچ ڈالا اور یوسف کی قبا یعقوب کو گھر جاکے دی اور کہا یوسف کو بھیڑیا لے گیا یعقوب نے بہت گریہ وزاری کی اور اسمٰعیلیوں نے مصر میں جاکے یوسف کو فوطیفار نامی جو فرعون کا ایک امیر تھا اُس کے ہاتھ بیچ ڈالا اُس نے یوسف کو اپنے گھر کا مختار کردیا چونکہ یوسف نہایت خوبصورت اور نور پیکر تھا لہذا فوطیفار کی عورت یوسف کو چاہنے لگی ایک روز یوسف گھر میں گیا اور اُسوقت وہاں کوئی موجود نہ تھا تو فوطیفار کی عورت نے یوسف کا پیراہن پکڑ کے خواہش ظاہر کی تو یُوسف نے انکار کیا اور پیراہن چھوڑ کر گھر سے باہر بھاگ گیا جبکہ عورت ناکامیاب ہوئی تو چلا کے گھر کے آدمیوں سے کہا کہ یوسف نے مجھ سے گستاخی کی اور جبکہ میں نے غل کیا تو اپنا پیراہن چھوڑ کے بھاگ گیا اور جب اُسکا شوہر گھر پر آیا تو عورت نے اُس سے یوسف کی شکایت کی۔ پھر اُسکو غصہ آیا اور یوسف کو پکڑ کے شاہی قیدخانہ میں بھیجدیا۔ اور پھر یوسف نے فرعون کے خواب کی تعبیر کی اور اُسکا مختار ہوگیا فقط +

قرآن

دیکھو سورہ یوسف ا و ۲ رکوع یوسف کے بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا کہ یوسف کو ہمارے ساتھ بھیجدے اُسنے کہا مجھ کو ڈر ہی کہ اس کو کوئی درندہ نہ لیجاوے بھائیوں نے کہا کہ اُس کے ہم ذمہ وار ہیں پھر یوسف کو لیچلے تو باہم مشورہ کیا کہ یوسف کو کوئیں میں ڈالیں۔ چنانچہ کنوئیں میں ڈالدیا اور شام کو گھر آکے کہا کہ یوسف کو بھیڑیا لے گیا اور یوسف کے کرتے میں خون لگا کے یعقوب کو دیا اور ایک قافلہ آیا اُسکے پنہارے نے کوئیں میں ڈول ڈالا تو یوسف نے ڈول پکڑ لیا پنہارے نے ڈول کھینچ لیا اور جب یُوسف کو دیکھا تو بہت خوش ہوا اور کئی پائیوں میں فروخت کردیا اور اسی سورہ ۳ رکوع میں اور جس شخص نے یوسف کو خریدا تھا مصر میں اپنی عورت سے کہا کہ اسکو آبرو سے رکھ شاید اُسکو ہم بیٹا بنائیں پھر عورت نے یوسف کو پھسلایا اور دروازہ بند کرکے بولی کہ شتاب کر یوسف نے کہا خدا کی پناہ عزیز میرا مالک ہی میں ایسا نہیں کرونگا تو عورت نے دروازہ بند کیا اور پھر دونوں دروازہ کی طرف دوڑے عورت نے چیر ڈالا اُسکا کُرتہ پیچھے سے اور دروازہ پر دونوں عورت کے خاوند سے مل گئے عورت نے کہا اور کچھ سزا نہیں ایسے شخص کی جو چاہے تیرے گھر میں بُرائی مگر قید میں پڑے یوسف نے کہا اس عورت نے خواہش کی تھی ایک شخص نے عورت کے گھر والوں میں سے کہا کہ اگر یوسف کا کُرتہ آگے سے پھٹا ہی تو عورت سچی ہی اور اگر اُسکا کُرتہ پیچھے سے پھٹا ہی تو یوسف سچا ہی اور عورت جھوٹی ہی جب عزیز نے دیکھا کہ یوسف کا کُرتہ پیچھے سے پھٹا ہی تو عورت سے کہا تو جھوٹی ہی اور یوسف سے کہا کہ تو جانے دے اور عورت سے کہا کہ تو یوسف سے اپنا گناہ بخشوا پھر شہر کی عورتوں نے کہا کہ عزیز کی عورت اپنے غلام پر مرتی ہی تو پھر عزیز کی عورت نے سب شہر کی عورتوں کو مجلس میں بُلوایا اور سب کے ہاتھوں میں ایک ایک چھری دی اور یُوسف سے کہا نکل آ۔ جبکہ یوسف نکلا تو سب عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے۔ پھر عزیز کی عورت نے کہا کہ یہہ وہ ہی ہی جس کا تم نے الزام لگایا کہ غلام نے اُس کی خواہش پوری نہیں کی اور میں پھر کہتی ہوں کہ اگر وہ میرا کہنا نہ کریگا تو قید میں پڑیگا پھر یوسف نے قید قبول کی اور عورت کا کہنا نہیں کیا۔ اور پھر اُن ہاتھ کٹی ہوئی عورتوں نے بادشاہ کے سامنے یُوسف کی پارسائی کی تعریف کی اور عزیز کی عورت نے اپنا قصور تسلیم کیا +

حدیث

آدمی شیخ سعدی کہتا ہی۔

زمصرش بوئے پیراہن شنیدی
چرا در چاہ کنعانش نہ دیدی

اور قصص الانبیا میں لکھا ہے کہ جنگل میں اوّل بھائیوں نے یوسف کو خوب مارا اور پھر ایک چاہ میں جو بیت المقدس کے قریب ہے باندھکر ڈالدیا وہ کنوا ۔ گز گہرا تھا تھوڑی دور تک رسّی لٹکائی پھر اُسے کاٹکر نیچے گرا دیا تو فوراً جبرائیل فرشتہ نے نصف کنوئیں میں آ کے تھام لیا اور آہستہ آہستہ لیجا کر پتھر پر بٹھا دیا اور بہشت سے کھانا پانی لاکر دیا کرتا تھا - پھر یوسف کا کُرتہ لیکر بھائی گھر پہنچے اور یعقوب سے کہا یوسف کو بھیڑیا لے گیا یعقوب نے کہا تم جھوٹے ہو اگر بھیڑیا یوسف کو لیجاتا تو اُسکے کُرتہ چاک ہوتا - تم نے یوسف کے ساتھ فریب کیا ہے اچھا اُس بھیڑیئے کو حاضر کرو جس نے یوسف کو کھایا ہے تو یوسف کے بھائی جنگل سے ایک بھیڑیا پکڑ لائے - بھیڑیئے نے کہا میں نے یوسف کو نہیں کھایا پیغمبروں کا بدن جانوروں کو کھانا حرام ہے اور یوسف ایک رات دن یا تین رات دن یا سات رات دن کنوئیں میں رہا - اور جبکہ قافلہ والے یوسف کو مصر میں لے جاتے تھے تو راستہ میں یوسف شتر پر سے کود کر اپنی ماں کی قبر پر رونے کو جاتا تھا تو قافلہ والوں نے اُس کو پکڑ کر خوب طمانچے مارے اور مصر میں جاکر عزیز مصر کے ہاتھ یوسف کو فروخت کیا اور اُس کی قیمت یہہ قرار پائی تھی:

اشرفی دس لاکھ - شتر بختی ہزار - موتیوں کے ہار ایکسو - روپہلے پاندان ہزار - شمامہ عنبر ہزار - خطائی غلام ہزار - کافور ہزار من ہتھیاروں کے دستہ ہزار - رومی اطلس کی پوشاک ہزار اور بحر المواج میں لکھا ہے کہ یہہ قیمت اور دولت دیکھے یوسف مالک پر خفا ہوا اور کہا کہ نبی زادہ ہوں مجھے فروخت نہ کر بلکہ مفت عزیز کو بخشدے مالک نے کہا اچھا میں کچھ نہیں لیتا مگر میرے اولاد نہیں ہے تو دعا کر کہ اولاد ہو - چنانچہ یوسف نے دُعا کی تو اُس کی عورت حاملہ ہوئی اور ہر حمل میں دو دو بیٹے پیدا ہوئے یا اُسکی لونڈیاں تھیں اُن کے دو دو بیٹے پیدا ہوئے اور پھر زلیخا نے ایک بُت خانہ بنایا اور [illegible] سے جوان ہوئی اور یوسف کے ساتھ شادی کی - اور زلیخا یوسف سے عشق میں تمام مصر کی گلیوں میں مثل دیوانوں کے پھرتی تھی وغیرہ اور حیات القلوب میں بروایت امام حضرت صادق لکھا ہے کہ جسوقت عزیز کی عورت نے یوسف سے حرام کرانا چاہا تو یوسف کو اُسکا باپ یعقوب اُس مکان میں نظر آیا اور یوسف سے یہہ کہا کہ خبردار زنا مت کرنا ۔ الغرض ہزارہا قصہ ایسے لکھے ہیں جس کا جی چاہے حیات القلوب اور قصص الانبیا پر دیکھے میں بنظر طوالت اسی پر ختم کرتا ہوں +

اے محبان دین محمدی توریت اور قرآن میں جو اختلاف ہے اُس کا جواب تو یقیناً تم یہہ ہی دوگے کہ یہود نے توریت کو بدل دیا ہے مگر ذرا اپنے جی میں انصاف کرو کہ اگر یہود توریت کو بدلتے تو صرف محمد کے حق میں جو ہوتا اُسی کو بدلتے یوسف جو صدہا سال پیشتر محمد سے ہوا ہے اور اُس کے بعد موسیٰ و جدعون و ہارون کا ذکر اور پھر سموایل طالوت یعنے ساؤل و داؤد و سلیمان و یوحنا و مسیح وغیرہ گذرے اور اُس کے بعد محمد صاحب نے دعویٰ نبوت کیا - تو اُس وقت یہہ قرآن اور یہہ مضمون مندرجہ قرآن کہاں تھا جو توریت میں تحریف ہوتی اور یہہ بھی واضح رہے کہ اسی توریت کو محمد نے اپنے زمانے میں صدہا مقام پر اسی قرآن میں تصدیق کیا ہے جیسا کہ اُوپر ذکر ہو چکا ہے تو پھر کب توریت منحرف ہوئی اور اس تحریف کی بحث میں ڈاکٹر وزیر خان اور نیز تمہارے علما نے یہہ بحث کی ہے کہ تحریف الفاظ کا بدل ڈالنا وہ باعتبار لفظ ہو یا باعتبار معنے - اور صورت یہہ کہ وہ عمداً ہو یا سہواً یا معنی الفاظ کو خلاف بیان کرنا وغیرہ - اس مقام پر تو یہہ معاملہ نہیں ہے قرآن کا تمام مضمون توریت کے خلاف ہے تو یہاں تحریف کیسی ہے - لہذا بحث تحریف تمہاری ہٹ دھرمی ہے کیونکہ تحریف کا کوئی ثبوت تمہاری طرف سے نہیں پیش ہوا اب ہم نفس قرآن کا ذکر کرتے ہیں - دیکھو ایک مقام پر قرآن سے واضح ہے کہ جب عورت اور یوسف دونوں اُس کے شوہر سے دروازہ پر مل گئے تو عورت نے یوسف کی شکایت کی اور دوسری جگہ اسی قرآن سے واضح ہے کہ عزیز کی عورت نے مصر کی عورتوں کو مجلس میں بلایا اور جلسہ عام میں یہہ کہا کہ اگر یوسف میری خواہش پوری نہ کریگا تو قید میں پڑیگا تو اُسوقت عورت کے شوہر کو ذرا بھی شرم نہ آئی اور اپنی بدچلن عورت کی خواہش پر یوسف کو قید کیا اور جسوقت یوسف قید سے بادشاہ کے پاس پہنچا تو عزیز کی عورت نے اپنا ناپاک خیال جو یوسف کی طرف تھا ظاہر کیا اس سے کیا غرض تھی اور یہہ امر تو مسلمہ ہے کہ تمام عورات مصر اور زلیخا کا شوہر زلیخا کی ناپاک خواہش میں شامل تھے - دوسرے قرآن میں یہہ لکھا ہے کہ عزیز نے اپنی عورت سے کہا کر یوسف سے اپنا گناہ بخشوا تو کیا مصریوں میں جو عورت خواہش حرام ظاہر کرے اور اسکا افشا ہو جائے تو یہہ رسم یا طریقہ ہے کہ خاوند عورت سے کہے تو معافی چاہ +

محمد صاحب نے تو قرآن میں عزیز مصر اور اُس کی جوروی کو ذلیل کیا تھا اور یوسف کو صاف رکھا تھا - مگر راوی صاحبان نے یوسف کی بھی خبر لی کہ زلیخا سے بُت خانہ بنوا کر اللہ سے ایسی مدد دلوائی کہ زلیخا کو ضعیف سے جوان بنا کے یوسف سے شادی کرائی - تو اے ناظرین اصول دین محمدی پر غور کرنا چاہیے اور پھر قرآن اور قصص کا مقابلہ کرنیسے ظاہر ہے کہ قرآن سے روایات وغیرہ غلط ثابت ہوتے ہیں اور حدیث و روایات سے قرآن کا بطلان ہوتا ہے - اور پھر لطف یہہ ہے کہ محمدی صاحب دونوں کو سچا جانتے ہیں - اب محمدی صاحب فرمائیں کہ توریت اور قرآن میں جو اختلاف ہے اُس کی تو یہہ وجہ ہے کہ توریت منحرف ہو گئی لیکن قرآن و حدیث وغیرہ کیوں قرآن کے خلاف ہیں کیا یہاں بھی یہود و نصاریٰ نے دست اندازی کی ہے اور یہہ تو بتلاؤ کہ جسوقت یوسف عزیز کے مکان میں گیا اور عورت نے اُس پر الزام لگایا تو سوائے عورت اور یوسف کے اور کوئی اُس مکان میں نہیں تھا - چنانچہ یہہ امر تمہارے قرآن سے بھی ثابت ہے تو پھر حضرت صادق کو یہہ کیسے معلوم



ہوا کہ یوسف کا باپ یعقوب اُس گھر میں یوسف کو نظر آیا- اور عورت نے بُت پر کپڑا ڈالدیا تھا + باقی آیندہ

رُوح سے بھرپور زندگی

پہلا باب - ابتدائی امر

ناظرین! کیا تم بی- اے ہو؟ یہہ چھوٹی سی کتاب صرف اُنہیں کیلیے ہے کہ جنھوں نے کنگس کالج سے یہہ ڈگری حاصل کی ہو۔ اگر تم از سرِ نو پیدا نہیں ہوئے تو مہربانی کرکے اِس کتاب کو الگ رکھدو کیونکہ روح کی بھرپوری کی بات جو ہر ایک ایماندار کا پیدائشی حق ہے غور کرنے میں ہماری ابتدائی بات یہی ہے- اگر تم نئے سر سے پیدا نہیں ہوئے تو پیدائش کے لحاظ سے تمہارا نئے عہدنامہ کی اِس سب سے بڑی برکت کی بابت کوئی حق نہیں ہے- تمہارا پہلا فرض یہہ ہونا چاہئے کہ تم خدا کے فرزند بن جاؤ اور تب تم اپنی میراث کی نسبت دریافت کر سکتے ہو اگر تم از سرِ نو پیدا ہو چکے ہو تو جانوگے کہ تم مسیح کی ہوئی آنکھ اور بے تعصب دل سے پڑھ سکو کیونکہ اِس مضمون کے برخلاف اسقدر تعصب پھیلا ہوا ہے کہ جس سے بہت رنج پہنچتا ہے- جان بنین کی تیز عقل اُسکی کسی اور تحریر میں زیادہ واضح طور سے ظاہر نہیں ہوتی سوائے اسکے کہ جب وہ جنگِ مقدس میں بوڑھے خودغرض تعصب کو بالکل ساتھ بہرے آدمیوں کے کان دروازے کا محافظ مقرر کرتا ہے جبتک کہ تعصب اور اسکے بہرے خادم اُس دروازے کی حفاظت کرتے ہیں کوئی شخص ہاں عمانوئیل بھی اُس نگری میں داخل نہیں ہو سکتا ہے- "ہماری کلیسیا کے دستورات میں اسکی بابت کچھ درج نہیں" "اُن مصنفوں کی کتابوں میں جنکو میں پسند کرتا ہوں میں نے اِس سچائی کی نسبت کچھ نہیں پڑھا" "یہہ میرے لئے بالکل نیا خیال ہے میں کبھی اسکو نہ مانونگا" وغیرہ وغیرہ باتیں پیش کیجاتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعصب کیسی اچھی طرح سے اپنے دروازے کی محافظت کرتا ہے- خداوند اسکے نام سے ہمکو اپنے دل سے الگ کردیں اور ارادہ کریں کہ خدا کی اِس سچائی کو جو ذیل میں ہمارے سامنے کہی گئی ہے بغیر کسی طرح کی رکاوٹ کے راجی اور مناسب صبر سے خیال کریں- تعصب جسکے دل میں گہری جڑ پکڑی ہوئی ہے خوفناک روحانی مفلسی کا جو بڑھتی جاتی ہے ایک سبب ہے- ہاں یہہ خوفناک ہے جبکہ ہم اُن خزانوں کا خیال کرتے ہیں جو ہماری پہنچ میں ہیں + (راقم [illegible])

خودغرضی

اپنی خوشی کو ہر معاملہ میں مقدم رکھنا مذہب کے برخلاف ہے اور محض اپنی خوشی کی تلاش خودغرضی ہے- اِس واسطے خودغرضی مذہب حقیقی کے برخلاف ہے- پس نتیجہ یہہ ہے کہ خودغرضی دین کے برخلاف ہے- اِس سے یہہ غرض نہیں ہے کہ اپنی خوشی کا لحاظ نہ کرے- بلکہ بقدرِ اندازہ اپنی اور اپنے ہمسایہ کی خوشی کا لحاظ کرنا چاہئے- اگر اپنے آپ کو پیار کرنا نہ ہوتا تو اپنے برابر ہمسایہ کو کس طرح پیار کرنے کا حکم ہوتا- دونوں امر میں اندازہ کا خیال رکھنا ہے ایسا ہی ابدی آرام کو جسمانی آرام سے ترجیح دینی چاہئے، سچا دین یہہ ہے کہ ہم خدا کے موافق ہو جاویں اُنہیں اصول اور بواعث پر متحرک اور متخیل ہوویں- اپنا جلال ڈھونڈھنا اور اپنے واسطے سب کچھ کرنا خدا کے موافق ہونا نہیں ہے- نیکی کو اسواسطے پیار کرنا (بقدرِ اندازہ) چاہئے کہ وہ نیکی ہے خدا تعالیٰ اعلےٰ درجہ کی نیکی ہے وہ سب نیکیوں کا مجموعہ ہے وہ لامحدود نیکی ہے- وہ سب سے بڑھکر نیکی ہے اسواسطے اُسکی خوشی بھی ایسی ہی ہونی چاہئے یہی وجہ ہے کہ وہ اپنا جلال چاہتا ہے اسواسطے انسان کو بھی اُسی کا جلال ڈھونڈھنا چاہئے- وہ نیکوں کو پیار کرتا ہے کیونکہ وہ نیک ہیں (بقدرِ اندازہ کے) وہ گنہگاروں کو پیار کرتا ہے تاکہ وہ نیک ہو جاویں- وہ اپنے ہمسایہ کو پیار کرتا ہے وہ سب لوگوں کی خوشی اور آرام چاہتا ہے (سب کچھ بقدرِ اندازہ کے) اِن مقدم الذکر امور کو ایک مثال کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے- ایک گھوڑا اور اُسکا مالک دریا میں ڈوب رہے ہیں- اُن کو دریا سے نکالنے کی کوشش کرنے والے اندازہ کا خیال کرکے پہلے مالک کو بچانے کی کوشش کرینگے- کیونکہ انسان کی قدر و منزلت بہ نسبت گھوڑے کے زیادہ ہے- اپنے اعلےٰ درجہ کی خوشی ڈھونڈھنا خداوند مسیح کے موافق ہونا نہیں ہے کیونکہ وہ اپنی خوشی کو مقدم نہیں رکھتا تھا جس میں مسیح کی روح نہیں وہ مسیح کا نہیں وہ اپنی خوشی اور آرام کے لئے نہیں آیا بلکہ باپ کے جلال کے لئے محبت کا پیغام لیکر آیا تاکہ اُسکی بادشاہت قائم کرے یہی خوشی اور نیکی اُسکا اعلےٰ مقصد تھا جس کے لئے وہ دنیا میں کود پڑا پس جیسا کہ خودغرضی خدا اور مسیح کی روح کے برخلاف ہے ایسا ہی وہ شریعت کے برخلاف ہے کیونکہ شریعت یہہ ہے کہ اپنے سارے دل سے خدا کو پیار کرنا اور اپنے موافق اپنے ہمسایہ کو پیار کرنا ہے اگر انسان خودغرض ہو تو وہ شریعت کے برخلاف کرتا ہے اور شریعت خدا تعالیٰ نے دی- اسواسطے خودغرض خدا کے برخلاف چل رہا ہے +

اپنی خوشی اور اپنے فوائد کو اعلیٰ درجہ پر رکھنے کو انسان چھپاتا ہے- اسواسطے اپنی خوشی کو ڈھونڈھنا تمیز کے بھی برخلاف ہے اگر یہہ (اپنی خوشی) تمیز کے موافق ہوتا تو انسان اُسکو نہ چھپاتا- کیونکہ انسان اُنہیں امور کو دوسروں سے پوشیدہ رکھتا ہے جو تمیز کے برخلاف ہوتے ہیں- اپنی خوشی کو مقدم رکھنا قوتِ فیصلہ کے برخلاف ہے- کیونکہ یہہ طاقت اسواسطے عطا ہوئی ہے کہ ہر ایک چیز کو بقدر اُس کے اندازہ کے خیال کریں- اگر ہم اپنی خوشی کو مقدم سمجھیں تو یہہ قوتِ فیصلہ کے برخلاف ہوگا کیونکہ یہہ اندازہ نہیں ہے کہ اپنے واسطے ہی سب کچھ کریں عقلِ عام نے یہہ قبول کر لیا ہے کہ جو کوئی ملک کیواسطے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتا ہے اُسکی تعریف کی جاتی ہے اور ملک کیواسطے لڑائی کرنا اپنی خوشی نہیں ہے اسواسطے خودغرضی عقلِ عام کی رو سے بھی ناجائز ہے +

خوشی کی تلاش کریں تو وہ ملتی نہیں کیونکہ خوشی کے ساتھ خواہش لگی ہوئی ہے کسی چیز کی خواہش خوشی کے واسطے

کریں اور جب وہ چیز مل جاوے تو خوشی پوری نہیں ہوتی پس ظاہر ہوا کہ انسانی سمجھ کی بناوٹ اس قسم کی ہی کہ خود غرضی سے خوشی حاصل نہیں ہوتی - پس جبکہ خود غرضی خدا اور مسیح اور شریعت و تمیز و قوت فیصلہ اور عقل عام و انسانی سمجھ کی بناوٹ کے برخلاف ہی تو ناممکن ہی کہ آدمی اپنی خوشی کو ڈھونڈھے اور اُسکو حاصل کرے - پس اِس سے علیحدگی ضرور ہی - بہ نسبت اپنے زخم پر پٹی باندھنے کے دوسرے کے زخم کا علاج کرنے میں خوشی ہی - دُوسرے کے ساتھ بھلائی کرنے سے جو خوشی حاصل ہوتی ہی وہ اپنے اغراض کو مقدم رکھنے سے نہیں ہوتی - اِسواسطے چاہئے کہ ہم خود غرض نہ ہوں بلکہ دُوسروں کے اغراض کے پُورا کرنے کے واسطے اپنے آپ کو وقف کردیں تب ہم کہہ سکینگے کہ ہم مسیح خداوند کی پیروی کر رہے ہیں اُسکی مانند ہونے کی کوشش کر رہے ہیں اور جو کام وہ اپنے مریدوں کے سپرد کر گیا ہی اُس میں مدد کر رہے ہیں اُسکی تابعداری کرتے ہیں جو مسیحی ایسا ہی وہ اپنے زمانہ کا ایک چھوٹا سا مسیح ہی +

الراقم

باجوہ

مظالم آرمینیہ

خُدا کے حکموں کا سمجھنا اِنسان کے لئے نہایت مشکل ہی - جب بنی اسرائیل بابل کی قید میں جا رہے تھے تو کس اِنسان میں طاقت تھی کہ بتاتا کہ اِس سخت اور اندوہناک حادثہ کا کیا مطلب اور نتیجہ ہونیوالا تھا - لیکن بابل کی قید نے بنی اسرائیل کو وہ سبق سکھائے جن سے نہ فقط اُنہوں نے بلکہ کُل دُنیا نے فائدہ حاصل کیا اور تاقیامت اِس قید کے فوائد ظاہر اور نمایاں ہوتے رہینگے - بابل کی قید نے خدا کی برگزیدہ قوم کو وہ تعلیم دی جو کنعانی آرام نے اُنکو نہ دی تھی - ہاں ای خداوند تیرے افضالوں کو کون سمجھ سکتا ہی؟

البتہ پُوری طرح تو ہم اِن گہری باتوں کو سمجھ نہیں سکتے لیکن کسی قدر اگر ہم ان کو بغور دیکھیں تو ان میں دخل پا سکتے ہیں - پس مظالم آرمینیہ کی طرف ہم ایک نظر ڈالتے ہیں اور اُن کو سمجھنے اور اُن کے نتائج کو دریافت کرنے کی کوشش کرتے ہیں +

اوّل ہم بیان کرتے ہیں کہ آرمینیہ میں کیا معاملہ گذرا - مختصر حال یہہ ہی کہ آرمینیہ کے مُلک میں جو ترکوں کی سلطنت کا ایک بڑا اور زرخیز حصہ ہی عیسائی بکثرت رہتے ہیں - کئی صدیوں تک یہہ بیچارے مسیحی اپنی بدقسمتی اور متعصب مسلمانوں کے ظلم کے باعث نہایت بُری حالت میں رہے - مسلمانوں نے جو چاہا اُن کے ساتھ کیا - کئی دفعہ اُن کے درمیان قتل عام کئے گئے اور کوشش کی گئی کہ وہ بزور شمشیر مسلمان کئے جاویں لیکن باوجود اِس کے کہ اُنکا عقیدہ بگڑا ہوا تھا اور کسی قدر بت پرستی یا تصویر پرستی اُن کے درمیان آگئی تھی - اُنہوں نے مذہب مسیح کے چھوڑنے سے انکار کیا +

تیس یا چالیس برس سے اہل یورپ کی توجہ ان غریب مسیحیوں کی طرف ہو رہی ہی - بلکہ ایک دفعہ تو اُن کی حمایت میں ایسی کوشش کی گئی کہ حضرت سلطان کا تخت متزلزل ہو گیا تھا - لیکن باقی اہل یورپ نے حسد سے بھر کر روس کو ترکوں کا صفایا کرنے سے باز رکھا - عیسائیوں کی بہبودی کے لئے سلطان سے خاص اقرار لئے گئے +

امریکہ والوں نے مسیحی محبت سے بھر کر جا بجا ان لوگوں کے درمیان مدرسے اور کالج کھول رکھے ہیں - اور ہر طرح سے اُن کو ترقی دینے کی کوشش کی ہی - پراٹسٹنٹ عقائد اور اصول اُن کے درمیان پھیل گئے ہیں جن کے باعث اُن کے درمیان نئی زندگی پڑ رہی ہی دولت اور عزت بھی اُن لوگوں نے بہت پیدا کی ہی - وہ نئی روشنی جسکو مسلمان قرآن اور حدیث کی تاریکی کے باعث قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں ان لوگوں کے درمیان بہت پھیل گئی ہی اور جا بجا سوسائٹیاں جاری اور سرگرم ہیں - جس طرح ہندوستان میں اسیطرح ترکی میں اسلام نئی روشنی اور اُنیسویں صدی کی شائستگی کا دُشمن نظر آتا ہی - اور شیخ الاسلام کے فتوی پڑھنی شو پر اپنا زہریلا سایہ ڈالتے ہیں - غرض یہہ ہی کہ آرمینیہ کے مسیحیوں کی ترقی سلطان اور اُس کے ترکوں کے لئے حسد اور جلن کا باعث ہی - وہ علم میں ترقی کر رہے ہیں زمین اُن کی زرخیز ہی - تجارت کے وہ ہندوؤں کی طرح اُستاد ہیں - اور اُن کے مقابل میں ترکوں کے پاس سوائے اسلام اور تلوار کے اور کچھ نہیں - لگا ہے گاہے وہ لوگ زور کرتے ہیں جو سلطان کو بہت ناگوار گذرتا ہی اور اہل یورپ بھی اُن کی مدد کو طیار ہو جاتے ہیں - اِس وقت کو دفعہ کرنے کے لئے سلطان نے ایک عجیب مسلمانی حکمت ڈھونڈھی ہی - اُسنے خونخوار کُردوں کو ہتھیار دے رکھے ہیں - یہہ قوم ہمیشہ سے رہزن اور خونی ہی - اور اُنکا اسلامی جوش اُن کی بدذاتی سے بڑھا ہوا ہی - اپنی سپاہ کو سلطان نے خفیہ حکم دے رکھا ہی کہ جب کُرد مسیحیوں پر حملہ کریں تو تم مانع نہ ہونا بلکہ کُردوں کی مدد کرنا - مسیحیوں کے پاس ہتھیار نہیں - کیونکہ اسلامی سلطنت میں مسیحی مسلح نہیں رہ سکتا ہی - غرضکہ گذشتہ دو سالوں میں سلطان اپنے ارادوں میں خوب کامیاب رہا - یورپ کی سلطنتیں آپس کی مخالفت اور حسد کے باعث مسیحیوں کی مدد سے باز رہیں - اور ترکوں اور کُردوں کو عمدہ موقع ملا - پچیس ہزار مسیحی شہید ہوئے - اور کئی ہزار زبردستی اسلام میں داخل کئے گئے - مسیحی عورتوں کے کئی گروہ ناپاک کُردوں اور ترکوں سے بچنے کے لئے دریائے فرات میں ڈوب کر مر گئے سلطان چاہتا ہی کہ ایک دفعہ مسیحی ایسے ذلیل اور غریب کر دیئے جاویں کہ پھر کبھی سر نہ اُٹھا سکیں - ہم سُنتے

ہیں کہ اعلےٰ درجہ کے لوگ اور پادری تہ تیغ کردیے گئے ہیں اور صرف رذیل اور غریب باقی ہیں - اور اُن کا مسلمان ہونا تو آسان ہی ہوگا - گرجا چھین لئے گئے ہیں - تعلیم یافتہ اشخاص مارے گئے - اور جو باقی ہیں روٹیوں کے محتاج ہیں - سلطان کے پاس روپیوں کی کمی تھی - سپاہ تنخواہ مانگتی تھی - اس حالت میں لوٹ کی اجازت سے اور کیا شے پسند آسکتی تھی - سب کا پیٹ بھر گیا - اور سلطان نے سمجھ لیا کہ اب میری سلطنت بڑی مضبوط ہوگئی ہے - کیونکہ عیسائیوں کا زور ٹوٹ گیا ہے +

ہم نے یہہ بیان بہت مختصر لکھا ہے - اگر ہم چاہیں تو آرمینیہ کی بابت ایسا مضمون لکھ سکتے ہیں کہ خود مسلمان رونے لگیں اور اپنے مذہب سے شرمندہ ہوں +

اب ہم اِن تمام مظالم کے نتائج کیطرف رجوع کرتے ہیں ضرور ہے کہ اُنسے کچھ نتیجہ پیدا ہو - پچیس ہزار شہیدوں کا خون زمین سے پکار رہا ہے - مسیحی کی جان خدا کی نظر میں ضرور بیش قیمت ہے - اور ضرور ہے کہ اُن کے خون سے تمام دُنیا کے لئے کوئی عمدہ نتیجہ پیدا ہو - ہم اِن نتائج کو نمبروار لکھتے ہیں

(۱) واضح ہو کہ گذشتہ صدی میں مسیحی اور مسلمان قوموں کے درمیان ارتباط بہت کم تھا اور مسیحی محمد صاحب اور اُن کے مذہب کو بڑے سخت الفاظ سے یاد کیا کرتے تھے لیکن اب وہ زمانہ آگیا تھا کہ مسیحی مصنفوں نے اسلام کی تائید میں کتابیں لکھنی شروع کی تھیں اور بڑی کوشش کرتے تھے کہ محمد صاحب کو دُنیا کے مصلحوں اور فیض رسائی کرنے والوں میں شامل کریں - اُن کی زندگی کی چند واردات کی بابت جو اکثروں کی نظر میں شرمناک ہیں مسیحی مصنف عذر خواہی کرنے لگے تھے اور کسی قدر ملمع سازی اور قلعی گری کی کوشش کر رہے تھے - مسئلہ جہاد کو دُنیا بھولتی جاتی تھی اور خود مسلمان کہنے لگے تھے کہ جہاد کا تو قرآن و حدیث میں کہیں حکم نہیں - نئی روشنی کے چندھیائے ہوئے مسلمان دلیری سے کہنے لگے تھے کہ اسلام تو کبھی تلوار سے نہیں پھیلا - سر سید احمد اور مسٹر جسٹس امیر علی نے اپنی تصانیف سے اسلام کو نئے کپڑے پہنانے کی کوشش شروع کر رکھی تھی - اور دلیری سے کہتے تھے کہ اسلام تو علم روشنی صلح کل محبت آزادی بردباری کا مرکب نسخہ ہے - اسلام میں تو ظلم ممکن ہی نہیں - مسیحیوں کو مسلمانوں ہی نے لبرل بنایا ہے +

اب وہ سارا جادو اور مکڑی کا سا جالا ٹوٹ گیا - اب اسلام ہمارے بلکہ کل دُنیا کے سامنے ننگا کھڑا ہے - ہم نے دیکھ لیا کہ اُنیسویں صدی کی روشنی میں اسلام کیا کچھ کرسکتا ہے - اب ثابت ہوگیا کہ جہاد کس شے کو کہتے ہیں - اگرچہ تلوار سے مسیحی قوموں نے آرمینیہ والوں کی مدد نہیں کی تاہم سب کے دل اُن کی طرف کھچے ہوئے ہیں - مسیحیوں میں سے وہ لوگ جو اسلام کی حمایت کا دم بھرنے لگے تھے شرمندہ ہوکر چھچھوندروں کی طرح اپنے بلوں میں گھس گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جن الزاموں سے ہم اسلام کو بری کرنا چاہتے تھے وہ تو سچے ثابت ہوگئے - پچیس ہزار مسیحیوں کے خون سے دُنیا پر ثابت ہوگیا کہ پندرہ کروڑ مسلمان جو دُنیا میں بستے ہیں کس روح سے بھرے ہوئے ہیں اور اُنکا مذہب اُن سے کیسے کام کروانے کی قابلیت رکھتا ہے - پس اِن پچیس ہزار نے اپنی موت سے بہت بڑی بات ثابت کر دکھائی - دُنیا کو اس بات کی ضرورت تھی - ہند کے مسلمان کہتے ہیں کہ اسلام امریکہ اور یورپ میں پھیل رہا ہے - اب ہم دیکھینگے کہ اِن ممالک میں اسلام کسطرح پھیلتا ہے - فی الحقیقت پچیس ہزار شہید اپنی موت میں بھی پھلدار ہوئے - صلیب کبھی بے پھل نہیں ہوئی +

(۲) دوسرا نتیجہ بھی عجیب ہے - ترکوں کی سلطنت بالکل انگریزوں کی مدد سے تھمی ہوئی تھی - سن ستاون کے عہدنامہ سے روس نے ترکی کا کچھ نہ چھوڑا تھا - لیکن انگریزوں کے زور سے وہ عہدنامہ منسوخ ہوا اور ترکی کو نئی زندگی ملی - لیکن آجکے دِن انگلینڈ کا بچہ بچہ ترکی سے متنفر ہے اب اگر روس ترکی میں ہل جوتنا شروع کرے تو اغلب ہے کہ انگریز مانع نہ ہونگے - سلطان شاید خوش ہورہا ہے کہ روس کی مدد سے میں نے انگریزوں کو شرمندہ کیا اور آرمینیہ والوں کا صفایا کر ڈالا - لیکن اسکو معلوم نہیں کہ بکرے کی ماں بہت عرصہ خیر نہیں منا سکتی - ضرور ہے کہ روس قسطنطنیہ پر قبضہ کرے - اور جب روس ترکی کیطرف رُخ کریگا تو کوئی خفیہ عہدنامہ یا تحفوں کا لحاظ اُسکو مانع نہ ہوگا - حضرت سلطان کو مکہ کیطرف سدھارنا ہوگا - ناممکن ہے کہ روسیوں کی عظیم الشان سلطنت ٹرکی کو ڈھانپنے سے مدت تک باز رہے - روس کو بحیرہ روم میں بندرگاہ کی ضرورت ہے اور قسطنطنیہ سے بڑھکر اور کوئی عمدہ بندرگاہ دُنیا میں نہیں - روس ضرور اسکو لیگا - اور جب لینے پر آویگا تو اغلب ہے کہ انگریز اُسکی ممانعت نہ کرینگے - سلطان نے انگریزوں کی دوستی چھوڑکر اصل میں زندگی کو استعفا دیا ہے +

(۳) تیسرا نتیجہ جو مظالم آرمینیہ سے پیدا ہوا ہے وہ دوسرے سے تعلق رکھتا ہے - مسیحی رعایا کو اُجاڑ کر سلطان نے اپنی آمدن کا بڑا سرچشمہ بند کر دیا - اُسنے چاہا کہ مرغی کو مارکر سب انڈے ایک دم سے اُسکے پیٹ میں سے نکال لے - لیکن اُسنے دھوکا کھایا - مسیحی سلطنتوں کا مقابلہ وہ روپیہ کے بغیر نہیں کرسکتا - کچھ عرصہ ہوا ہم نے پڑھا تھا کہ سلطان نے اپنے بندرگاہوں کے روشندان یعنی لائٹ ہوس گروی رکھکر کسی سے روپیہ قرض لیا ہے یہہ تو حضرت کے خزانہ کا حال ہے اور یورپ کے دول عظام کے مقابلہ کا دم بھرتا ہے - دُنیا جانتی ہے کہ مسلمانوں میں تجارت کی لیاقت نہیں - کھیتی کرنے میں بھی وہ مسیحیوں سے پیچھے ہیں - کیونکہ مذہبًا لوٹ کر کھانیکی اجازت ملی ہوئی ہے - پس اسکا نتیجہ کیا ہوگا - ظاہر ہے کہ آمدن کی

کمی اور سپاہ کی بغاوت کے علاوہ اور کوئی نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ دنیا کی دانائی آخر کار بیوقوفی نکلتی ہے۔ اور سلطان کی تمام دانائیاں یہی صورت پکڑینگی پچیس ہزار مسیحیوں کا قول بیفائدہ نہوگا +
باقی آیندہ

خوشخبری

ہم اپنے مسیحی بھائیوں کو جو بائبل کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں یہہ خوشی کی خبر دیتے ہیں کہ ڈاکٹر لوکس صاحب جو مدرسہ علم الٰہی واقع سہارنپور میں پروفیسر ہیں ایک نہایت مفید کتاب چھپوانے کے درپے ہیں۔ صاحب موصوف نے پہلے پہل صرف اپنے شاگردوں کے فائدہ اور ہدایت کے لئے پُرانے عہدنامہ پر سوال وجواب بنانا شروع کیا۔ مگر چونکہ اب تمام پُرانے عہدنامہ پر سوالات معہ جوابات تیار ہوگئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اُنہیں ایک کتاب کی صورت میں شایع کرادیں تاکہ اور ہندوستانی طلبا بائبل کو بھی فائدہ پہنچے۔ عبارت صاف سلیس اور عام فہم ہے۔ امید ہے کہ لٹریری سوسائٹی بعد ملاحظہ کے اس کتاب کو منظور کرکے جلد مطبع کیطرف روانہ کریگی۔ ہماری دانست میں یہہ کتاب نہ صرف مدرسہ علم الٰہی کے طلبا کے لئے مفید ہوگی بلکہ ہر قسم کے مسیحیوں کے لئے برکت کا باعث ٹھہریگی۔ پاسبانوں کے لئے زبدۃ الوعظ۔ مبشروں کے لئے گنجینۂ خیالات ہوگی۔ اُنہیں جو سرسری طورپر کلام کو پڑھتے اور گنج نہانی کو جو تہہ میں چھپا ہوا ہے دیکھ نہیں سکتے معدن کلام میں کان کنی کا طریقہ سکھائیگی اور اُنہیں جو روحانی مزاج میں انجیل کی بیقیاس دولت کے دفینے دکھائیگی۔ مصنف کی یہہ غرض نہیں کہ لوگ اسی کتاب پر اکتفا کریں اور کلام الٰہی کے مطالعہ پر پردہ ڈالکر اسکو اعلیٰ جگہ دیں۔ اُن کی غرض یہہ ہے کہ اس کتاب کی مدد سے کلام اللہ کے سمجھنے میں مدد ملے اور شوق دوبالا ہو۔ چھ سوال جوابوں کے ساتھ انتخاب کرکے اس غرض سے پیش کرتے ہیں کہ ناظرین کو معلوم ہوجائے کہ چند عرصہ کے بعد اس قسم کی کتاب چھپکر مطبع سے نکلیگی اور جب طیار ہوکر نکلے تو ہاتھوں ہاتھ اُسے خریدلیں۔ عبارت صاحب موصوف کی ہے:

پیدایش

سوال - ۱ - پیدایش کی کتاب کی پہلی دو آیات سے ثابت کرو کہ ابتدا ہی میں خدا کے تین اقنوم کے وجود کا کچھ ایما ملتا ہے؟

جواب - ۱ - لفظ خدا جو پہلی آیت میں پایا جاتا ہے وہ ایک عبرانی لفظ ایلوہیم کا ترجمہ ہے۔ اور لفظ ایلوہیم عبرانی زبان میں واحد نہیں بلکہ جمع ہے +

(۲) خدا کی ذات کی ایک ضرورت یہہ ہے کہ کوئی دوسرا پیارا ہمجنس وہمتا ازل سے اُس کے ساتھ موجود ہو۔ جس سے اُس کی محبت خوراک پاوے۔ نہیں تو اُسکی ذاتی محبت دنیا کی پیدایش سے پہلے بیکار رہیگی +

(۳) اُس کی روح کا خاص ذکر ہے اور اُس روح کا خاص کام بھی بتلایا گیا ہے +

س - ۲ - خدا نے تیسرے دن کیا کیا؟

ج - خدا نے زمین کو سمندر سے الگ کیا اور زمین کو گھاس ونباتات اور میوہ دار درختوں کے پھل لانے کی طاقت بخشی اور ہر ایک بیج کی اُس کی جنس اور ذات کے موافق پھل لانے کی حد باندھی +

س - ۳ - اس حکم کے مطابق اُس وقت سے لیکر اب تک ہر ایک بیج اپنی جنس وذات کے موافق پھل لاتا ہے۔ اس سے ہمیں کیا کیا نصیحتیں حاصل ہوتی ہیں؟

جواب - ۱ - جیسا آدمی بوتا ہے ویسا اور وہی وہ کاٹےگا دیکھو گلتیوں ۶: ۷ - ۹ آیت تک +

(۲) خدا کی بادشاہت میں پیدا ہونے کے لئے ازسرِنو پیدا ہونے کی ضرورت ظاہر ہوتی ہے دیکھو یوحنا ۳: ۶ و ۷ آیات کو +

(۳) ہمیشہ کی زندگی کا حاصل کرنا اس بات پر موقوف ہے کہ ہمیشہ کی زندگی کا بیج ہمارے دل میں بویا جائے اور جڑ پکڑے +

(۴) بابا آدم کی اولاد سے کوئی نیکی نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ اُس میں ذات ہی سے گناہ آلودہ بیج موجود ہے جو اپنی جنس کے موافق پھل لاتا ہے۔ دیکھو رومیوں ۷: ۱۸ آیت اور ا - یوحنا ۳: ۹ آیت اور ۵: ۱۸ آیت کو +

(۵) وہ پُرانا گناہ آلودہ بیج نہیں بدلیگا اور وہ ابد تک اپنی ہی جنس کے موافق پھل لائیگا +

س - ۴ - انسان کی پیدائش کے وقت خدا نے کیا کہا اور کیا کیا؟ دیکھو ۲۶ - ۲۹ آیات تک +

جواب - ۱ - تمام زمین کی سرداری پہلے آدمی کو دی۔ +

(۲) اُسکو پھلنے بڑھنے اور زمین کے معمور کرنے کا حکم دیا +

(۳) ہر ایک بیجدار درخت اور نباتات انسان کے کھانے کے واسطے دیئے +

س - ۵ - پیدائش ۱: ۲۶ آیت میں لکھا ہے کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں اس آیت میں لفظ ہم سے کیا مراد ہے؟

جواب - ۱ - بعض کہتے ہیں کہ خُدا کے تین اقنوم کیطرف اشارہ ہے +

(۲) بعض کہتے ہیں کہ خدا نے پاک فرشتوں سے یہہ کہا +

(۳) بعض کہتے ہیں کہ صرف محاورہ کی بات ہے یعنے

لفظ ہم برائے عزت استعمال کیا جاتا ہی +

(۴) بعض کہتے ہیں کہ اس آیت میں خدا زمین سے مخاطب ہوکر بولتا ہی- اب زمین تیار ہوگئی تھی- اور خدا اُس سے خاک لیکر آدمی کا بدن بنانے پر تھا- چونکہ اُس کی روح خدا کیطرف سے اور اُسکا بدن زمین کی خاک سے بننے پر تھا- اِس لئے خدا زمین کو کہتا ہی کہ ہم اِنسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنادیں پہلا یا چوتھا خیال بہتر ہی +

سوال ۲- زمین اور اِنسان کی پیدایش کے بیان سے کون کونسے نتایج نکلتے ہیں؟ +

جواب ۱) یہہ کہ خالق اور ہی اور مخلوق اور ہی خدا خالق ہوکر اپنی مخلوقات سے جدا ہی- آیت ۱ +

(۲) یہہ خیال کہ مادہ ازلی ہی اِس بیان سے غلط ٹھہرتا ہی- مادہ خدا کے کلام اور قدرت سے پیدا ہوا نہ کہ ازل سے آیت ۲-۳ +

(۳) اِس سے ظاہر ہوتا ہی کہ ہر ایک چیز ابتدا میں نیک بنائی گئی دیکھو ۲-۵ آیت +

(۴) اور یہہ جو خیال ہی کہ دو ازلی اصول ہیں یعنی ایک نیک اور دوسرا بد یہہ خیال باطل اور بے بنیاد ٹھہرتا ہی آیت ۳۱ +

(۵) تمام مخلوقات پر آدمی کی فوقیت ظاہر ہوتی ہی- آیت ۲۶-۲۹ +

راقم

طالب الدین

غور طلب

ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا +

واقعات اور رائیں

عیسائیوں کا کشت و خون

کینڈیا کی تازہ خبروں میں بیان کیا جاتا ہی کہ کینڈیا کے ترکی سپاہیوں نے ۲۵ مئی کو عیسائیوں کے مکانات لوٹ لئے اور اُن کو قتل کیا + لڑائی رتیمیں اور سفاکیا میں بھی شروع ہوگئی ہی- انگلستان کا جنگی بیڑا جو بحیرہ روم میں قایم ہی کریٹ کی جانب روانہ کیا گیا ہی اور تمام غیر ملک کے سفیروں نے اپنی اپنی سرکاروں کو جنگی جہازوں کے بہم پہنچانے کے لئے تار خبر کردی ہیں + آمدہ تار قسطنطنیہ بتاریخ ۳۱ مئی بیان کیا جاتا ہی کہ ترکوں کی امدادی فوج مقام کریٹ پہنچ گئی ہی اور قلعہ ومیس کی ترکی فوج کو مدد پہنچائی گئی ہی + زار روس نے سلطان ترکی کو خبر بھیجی ہی کہ مقام کریٹ میں عیسائیوں کے کشت و خون سے روم کے لئے بُرے نتیجے پیدا ہونگے +

خوفناک آفتِ ناگہانی

۳۰ تاریخ کی تار سے خبر ملی ہی کہ ماسکو میں ایک خوفناک آفتِ ناگہانی وقوع میں آئی جبکہ کئی لاکھ آدمی اُس بڑی ضیافت میں جارہے تھے جو کہ خوڈنسکو جے کے میدان میں اُن کے لئے تیار کی گئی تھی لوگوں میں اپنے حصے کی خوراک کے حاصل کرنے میں اِس قدر بے صبری پیدا ہوئی کہ وہ دفعتاً ٹوٹ پڑے اور اِس کشمکش میں دو ہزار سے زیادہ آدمی پیروں کے تلے کچلے گئے +

۳۱ کی تار خبر سے معلوم ہوا ہی کہ اُن لوگوں کا شمار جو ماسکو کی ناگہانی آفت میں مرگئے اب تک ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں ہی لیکن بیان کیا جاتا ہی کہ تیرہ سو لاشیں اب تک قبرستان میں پہنچائی گئی ہیں اُن دوستوں اور رشتہ داروں کا حال جو اپنے مرے ہوئے خویشوں کی تلاش میں وہاں جاتے تھے نہایت قابل رحم اور جگر کو پارا پارا کرنے والا ہی- اغلب بہت سے مُردے اپنے اپنے گھروں کو لیجائے گئے ہیں +

آرمینیہ کے مظلوم مسیحیوں کیواسطے چندہ

آرمینیہ کے مظلوم مسیحیوں کے واسطے ۲۴ تاریخ اتوار کو چندہ ہوا- اگرچہ یہاں تھوڑے مسیحی ہیں- تاہم ۵۲ روپے چندہ ہوگیا- جو براہ راست انگلینڈ کو بھیجا گیا + پنجاب کے مسیحیو خدارا ہمت کرو- دیکھو تمہارے بھائی کس مصیبت میں ہیں- محمدی شرع کے کشتہ ہیں- دعا کرو کہ خدا جلد صلح کی بادشاہت قایم کرے- اور تلوار و ظلم کی شریعت برباد ہو + از بٹالہ

شادی خانہ آبادی بٹالہ

۲۶ تاریخ مئی ۱۸۹۶ء بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور بابو سنگھی صاحب ہیڈ ماسٹر برنگ ہائی سکول کی تیسری صاحبزادی مس ایس سنگھا کی شادی مسٹر بی چرجی سیکنڈ ماسٹر اعظم آباد کے ساتھ قرار پائی- جہاں دوست اور رشتہ دار ۲۵ تاریخ ہی کو تشریف لے آئے- چونکہ سخت گرمی کا وقت تھا- اور یہاں ریل کا وقت بہت ہی خراب ہی اِس لئے بہت عزیز تشریف نہ لاسکے + ۲۶ صبح ۶½ بجے گرجا میں پادری ٹھمین صاحب اور پادری کارفیلڈ صاحب سے نکاح کی ترتیب عمل میں آئی- اگرچہ بہت صاحبان تشریف نہ لاسکے- تاہم نکاح کے وقت گرجا میں ۱۹۶ مسیحی حاضر تھے- گرجا بالکل بھرا تھا- غیر اقوام کے واسطے جگہ نہ تھی- شادی نہایت سادگی اور خوش انتظامی سے ہوئی-

کی نے کا انتظام بہت عمدہ تھا - برف سوڈا واٹر قلفیاں لیمونیڈ مہمانوں کے کلیجہ ٹھنڈا کرنے کو بکثرت تھیں - اُٹھنے بیٹھنے سونے کا انتظام بھی بہت خوب تھا - کچھ مہمان ۲۶ کی رات کو اور باقی ۲۷ کی صبح تشریف لیگئے +

بابو صاحب ممدوح کے دوست اس بات کے سُننے سے بہت ہی خوش ہو گئے کہ دولہا ایک نوجوان نہایت شریف غریب اور سچا مسیحی ہے - اور دُلہن بھی مسیحی روش میں دُولہا سے کوئی قدم آگے ہی ہے - اگرچہ اس شادی سے بٹالہ کے مسیحیوں کو بہت خوشی حاصل ہوئی - مگر دُلہن کی جُدائی خاندان اور مشنری لیڈیز کو باعث رنج ہوئی - حقیقت میں مسز جنرجی ایک سچی مسیحن کی تصویر ہے - ہر بات میں وہ مسیحی عورتوں کے واسطے ایک اعلیٰ نمونہ ہیں - امید ہے کہ جہاں کہیں وہ رہینگی - خدا کے جلال کا باعث اور خاندان کی نیک نامی کا باعث ہونگی +

ہم دل سے بابو صاحب موصوف اور دُلہن کے بھائی مسٹر آر سی سنگھا قائمقام تحصیلدار حافظ آباد کو مبارکباد دیتے ہیں - اور دُولہا دُلہن کے لئے دُعائے خیر کرتے ہیں کہ وہ اضحاق و ربقہ کیطرح برکت کا باعث ہوں +

شرابخوری کا ایک جنگی علاج

افواج مقیمہ ونیکوور بیرکس کے ڈاکٹر نے متوالا پن کے علاج کا ایک عجیب ڈھنگ نکالا ہے - اُنکا دستور ہے کہ وہ کسی سپاہی کو بیماروں کی فہرست میں داخل نہیں کرتے ہیں - جب تک اُن پر یہہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ یہہ شخص کام کے بالکل ناقابل ہے +

ڈاکٹر صاحب موصوف تمام شرابخوروں کا علاج اُسی طریق پر کرتے ہیں جیسا کہ الکوہل کے زہر خوردہ کا کیا جاتا ہے متوالے شرابخور کو آپریشن روم میں لیجاتے ہیں اور اُسکے پیٹ سے پچکاری کے ذریعہ سے تمام الائش نکالی جاتی ہے اور سوڈا کے پانی سے اُس کا معدہ صاف کیا جاتا ہے بعد ازاں اُسکو گائے کے گوشت کا شوربا کالی مرچوں کے ساتھ دیا جاتا ہے اور اُس کو ایک گھنٹہ آرام کرنے کے لئے مہلت ملتی ہے - بعد اُس کے اُسکو پھر اپنے کام پر بھیجا جاتا ہے - حکمت کی رُو سے یہہ علاج بڑا عمدہ ثابت ہوا ہے جس سے رگ و پٹھوں کو آرام مل جاتا ہے اور ہضم کرنے والے انگوں کو طاقت حاصل ہوتی ہے - از رُوئے اخلاق بھی یہہ علاج ویسا ہی مفید ثابت ہوا ہے - کیونکہ جب سے یہہ علاج شروع کیا گیا ہے شرابخوری بہت گھٹ گئی ہے +

انتظام جوڈیشل کی تجویز

نائب تحصیلداران کی فہرست کوئی لیکر دیکھے تو پاویگا کہ بعض دس پندرہ یا بیس سال سے زیادہ عرصہ کے نائب تحصیلدار ہیں - امتحان تحصیلداری میں کامیاب ہوئے بلکہ بندوبست کا کام بھی سیکھا - بارہا قائمقام تحصیلداری کو گئے مگر مستقل ترقی نصیب نہیں ہوئی - لیکن کیا حرج ہے اگر ایسوں میں کوئی اس لیاقت کے پائے جاویں تو اُن کو منصفی یا سرشتہ داری یا نظارت اوّل درجہ کا عہدہ دیدیا جایا کرے کہ جن میں تحصیلداری سے کسی قدر کم لیاقت درکار ہے - اور نچلے گریڈ والے نائب تحصیلدار گریڈ میں ترقی کرنے سے بھی محروم نہ رہیں - اور جب سے نائب تحصیلداران و مقابلہ میں پاس کرنے والوں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے امیدواران کو بندوبست کا کام سکھایا جاتا ہے اسی طرح انکو کم از کم چھ ماہ کسی پولیس اسٹیشن کا چارج دیکر پولیس کا کام بھی دکھلا دیا جایا کرے تو غالباً کارروائی فوجداری میں لیاقت اُن کی ترقی پاجایا کریگی + عام

برٹش کی بری فوج

برطانیہ کی بری فوج کے اخراجات جو جدید سال سرکاری کے لئے منظور کئے گئے ہیں اُن کی کل مقدار ۲ کروڑ ۹ لاکھ ۴۰ ہزار ۷۰۰ پونڈ ہے - یہہ سال ماسبق سے قریب بیس ہزار پونڈ زیادہ ہے + سپاہ کی تعداد ایک لاکھ ۹۵ ہزار ۱۷۴ ہے جو سال سابق میں ۳۰۴۵۵۱ تھی - گویا ۱۱۰۰ کی کمی ہوئی + مصر سے فوج کے واپس منگوانے کا ارادہ نہیں ہے کیونکہ حالات خلاف امید پیش آئے ہیں اور اندیشہ ہے کہ کہیں اور فوج وہاں بھیجنی نہ پڑے + بیان کیا گیا ہے کہ ۱۹۰۵ء میں رنگروٹوں کے بھرتی کرنے میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی - جس قدر تعداد کی ضرورت تھی آسانی سے بہم پہنچی اور فراری کی وجہہ سے نقصان بمقابلہ گذشتہ سالوں کے کمتر اُٹھانا پڑا + والنٹیر فوج کے لئے افسروں کے حاصل کرنے میں البتہ مشکل پیش آئی ہے اور افسروں کو وردی وغیرہ کے بہم پہنچانے کے لئے جو رقم دیجاتی ہے اُس میں اضافہ کرنا پڑا + پوشاک کے اخراجات میں بھی خاص اضافہ کیا گیا ہے کیونکہ جنگی قواعدیں اور فوجی مشقیں بہت ہوتی ہیں اس باعث پوشاکیں زیادہ گھستی ہیں + میگزین رفلوں کی ساخت کے کام میں بھی ترقی حسب دلخواہ پائی گئی ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ سال مختتمہ ۳۱ - مارچ تک کمپنی ہائے ساخت اسلحہ نے اس قسم کی دو لاکھ ۵ ہزار بندوقیں بہم پہنچائی ہیں + عام

ہندوستانیوں میں شوق تجارت

کانپور میں موم بتی بنانے کے لئے ایک کارخانہ قایم کرنے کے لئے جو کمپنی بنی ہے وہ ہندوستان کی آئندہ نسلوں کے لئے ہر طرح امید بڑھانے والی ہے + اس سے پہلے اسی قسم کی ایک کمپنی دہلی میں کل کے ذریعہ بسکٹ بنانے کے لئے قایم ہوئی تھی جو آجتک برابر کامیابی سے چل رہی ہے + عام

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

نئے جرمن سفیر ایران بیرن گانٹزنر کا اسباب شاہی سڑک طہران پر لوٹا گیا +

سلسلہ تار یورپ کی چند افسر درست کر رہے تھے۔ اُن کو بھی چوروں نے دق کیا +

لکڑی کے ریشوں سے مانچسٹر میں مصنوعی ریشم بنانا شروع ہوا ہے +

ماسکو میں فرنچ مشن کی خاطر سب سے زیادہ کی گئی جس سے رشتہ دوستی عیاں ہے +

روس نے مرو سے خشک تک ریلوے بنانی ضرور منظور کی ہے +

انگریزی عہدنامہ عیہ نا قرنگ چنگ فرانس نے لیا ہے۔ برٹش پولیٹکل افسر بھی پہنچنے والے ہیں +

چین میں فساد کے باعث اسکے کاشغر میں چینی چاء نہ آسکی اس لئے ہندی چاء کی مانگ ہے +

چرچ ہند کی تحقیقات کی رائل کمشن نے لندن میں ۲ مئی کو ایک اور اجلاس کیا +

ایڈنبرا یونیورسٹی نے سر چارلس الیٹ کو آنریری ڈگری ایل ایل ڈی کی عطا کی +

یوگنڈہ ریلوے کے لئے بمبئی سے مسلمان کاریگر اور یوریشین کلارکوں کی کھیپ روانہ کی گئی ہے +

کلارکوں کی تنخواہ ۱۵۰ سے ۲۵۰ تک ہوگی اور کاریگروں کی ۵۰ سے ۷۵ تک ماہوار +

پنجاب میں علیحدہ کونسل قانون کے بننے پر اسپیکر گرمائی دارالخلافہ بجائے شملہ کے کوہ مری ہوگا +

یونان فرانس روس کے ملازمان محکمہ سفارت بھی قتل کئے گئے +

سلطنت ترکی ابھی میں خیر نہیں ہے تمام ممالک غیر کے سفیروں نے جنگی جہاز طلب کئے +

فرانس نے صلاح دی ہے کہ سلطان روم کے پاس اِس معاملہ میں خاص نیابت بھیجی جاوے +

تمام یورپین طاقتیں اسوقت کریٹ کے متعلق یکدل ہیں +

ارادہ یہہ ہے کہ کریٹ میں جلد امن ہو۔ اور باغیوں سے نرم سلوک کیا جائے +

مہاراج دلیپ سنگھ کی دونوں لڑکیاں لندن میں وارد ہو گئیں +

انڈین میڈیکل سروس کا امتحان لندن میں ۱۰ اگست میں ہوگا +

ڈیوک آف اپورٹو کی بغاوت مٹاکر روانہ پرتگال ہوگئے۔ سب باغیوں کو معافی دیگئی +

کلکتہ میں گرمی کے مارے تین یورپین گذشتہ ہفتہ مر گئے +

مہم سوڈان کا یہہ پہلا موقع ہے کہ دیسی فوج کو مشین توپیں چلانے کا کام ملا +

چھ سو ہندوستانی فوج ۳۰ مئی کو سواکم سے ٹوکر کو روانہ ہوئی ہے +

آسٹریلین ٹیم نے لنکاشایر کی ٹیم کو ۱۵۴ دوڑ سے شکست دی ہے +

بہار۔ شمالی بنگال۔ آسام اور مشرقی بنگال میں خوب بارش ہوئی ہے +

کشمیر میں ہیضہ کی کمی واردات کی رپورٹ نہیں ہوئی ہے امید ہے کہ یہہ بیماری کم ہو جائیگی +

بٹالہ آجکل یہاں ایک لوہار محمدی واعظ آیا ہوا ہے۔ مسیحیوں کے خلاف محمدیت کے بارتول خوب مارا کرتا ہے۔ بازاری لوگ خوش ہوتے ہیں۔ مگر مسیحیوں کے صبر کی وجہ سے اُن پر اُن کی کچھ تاثیر نہیں ہوتی +

گرمی کا بڑا زور ہے۔ رات کو البتہ خنکی ہوتی ہے +

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ سے امسال جسقدر طالب علم انٹرنس امتحان میں شامل ہوئے سب پاس ہو گئے جن میں سے ایک مسیحی طالب علم کو کالج کی تعلیم کے واسطے مس ملین صاحبہ نے ۱۰ روپیہ مہینا وظیفہ دینا شروع کر دیا ہے +

پادری وائٹ برینٹ صاحب کی جگہ پادری گف صاحب آنریری مشنری یہاں تشریف لائے ہیں۔ بڑے شریف مسیحی ہیں +

لاہور میں انتخاب میونسپل بخیریت تمام ہوا +

ہوگلی میں جوٹ مل کے فساد عید کا جھگڑا بیٹھ گیا۔ مزدور کام پر آتے جاتے ہیں +

اقبال علی سب جج شمالمغرب کا مقدمہ رشوت یکم جون کو مجسٹریٹ ضلع گونڈہ کے روبرو پیش ہوا +

کانپور میں موم بتی بنانے کے لئے ایک کمپنی بنی ہے۔ پونجی ۲ لاکھ +

بنارس میں گیہوں ۱۰ سیر روپیہ کی بکتی ہے +

مدراس میں گذشتہ ہفتہ پنڈتوں کی ایک بھاری سبھا ہوئی علمیت کے انعام دیئے گئے +

امیر کابل نے تین اور بڑے انجن منگوائی ہیں پشاور سے ہاتھیوں پر کابل پہنچے +

بمبئی میں ایک مسلمان سوداگر کو امریکن تیل مٹی کو روسی بکسوں میں بیچنے کے لئے ۵۰۰ جرمانہ ہوا +

ایران کے موجودہ تبدل سے سوائے چوروں اور لٹیروں کے بالفعل اور کسی کو حوصلہ نہیں +

نامعلوم حفاظت

ایک صبح کا ذکر ہی ایک بی بی جانور کے طاقی میں چونچیں مارنے کے ایک عجیب شور کے سبب سے بیدار ہوگئیں۔ جب اُنہوں نے اُٹھکر دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ایک تتری مکھی طاقی کے اندر کی جانب بڑے خوف میں اِدھر اُدھر اُڑتی پھرتی تھی۔ کیونکہ باہر کی جانب سے ایک ابابیل شیشہ پر چونچیں مارتا تھا۔ مکھی نے شیشے کو نہ دیکھا تھا مگر ابابیل کو۔ اور غالباً ہر ایک لمحہ اپنے پکڑے جانے کی منتظر تھی۔ اور نہ ابابیل نے شیشے کو دیکھا تھا مگر مکھی کو اور اُسکے پکڑ لینے کا اُسکو کامل یقین تھا۔ اِس تمام عرصہ میں وہ مکھی شیشے کی باریک چادر کے سبب سے ایسی محفوظ تھی گویا کہ یہہ ابابیل سے کوسوں دور تھی +

ہمارے دِل میں بے چینی اُسی وقت معلوم ہوتی ہو جبکہ ہم اپنے محافظ کو بھول جاتے ہیں۔ الیسع نبی کے نوکر کو بڑا خوف ہوا جبکہ اُسنے صبح کو بیدار ہوکر دوتن شہر کو گھوڑوں گاڑیوں اور فوج سے گھرا ہوا دیکھا۔ مگر جبکہ نبی کی دعا سے اُس کی آنکھیں کھل گئیں اُسکے پہاڑ کو گھوڑوں اور آتشی گاڑیوں سے بھرا ہوا دیکھکر تمام خوف معدوم ہوگئے (تو اُس کو جسکا دِل تجھ سے لگا ہوا ہی کامل حفاظت میں رکھیگا کیونکہ اُسکا بھروسہ تجھ پر ہی) +

خدا تیرے باہر جانے اور اندر آنے کی حفاظت کریگا۔ اسوقت اور آئندہ کو بھی +

مترجم خاکسار

مسیح الدولہ ٹیچر

مشن سکول لودیانہ

از انڈین ڈیلی نیوز

شعر و سخن

غزل

حالِ دِل کس سے کہوں جاکے میں سرِ دارانپا
کوئی مونس ہی جہاں میں نہ مددگار اپنا

بلبلِ زار کی صورت میں رہا سرگرداں
نظر آیا نہ کہیں وہ گلِ گلزار اپنا

جاں بلب دردِ جدائی سے ہوں ای میرے مسیح
بخدا اب تو دکھا دیجئے دیدار اپنا

ہوگیا ہوں تیری فرقت سے مسیحا مجبور
دیکھئے آکے بس اب آپہی بیمار اپنا

بارِ عصیاں سے نہیں سر کو اُٹھا سکتا ہوں
بڑھ گیا حد سے زیادہ ہے یہہ آزار اپنا

جُز گناہ کوئی بھی صادر نہ ہوا نیک عمل
رہتا ہر دم ہی خجل اِس سے دِلِ آزار اپنا

حشر کے روز مسیحا کے سوا ای کندن
اور ہوئیگا کوئی بھی نہ خریدار اپنا

راقم

کندن لعل رلیا رام از امرتسر

ہم نامہ نگاروں سے درخواست کرتے ہیں

(۱) صفائی سے لکھیں +

(۲) کاغذ کے ایک طرف لکھیں +

(۳) رومن حروف میں نہ لکھیں کیونکہ ہمارا کاتب رومن نہیں جانتا +

(۴) اگر کوئی صاحب اُردو کے محاورات سے واقف نہوں تو مضمون بھیجنے سے پہلے کسی دوسرے سے درست کرالیں +

ایڈیٹر نور افشاں

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے	۱۱/
قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک	۸/
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی	۲/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے سے ایک کاپی مفت دیجاویگی +

ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

پادری - اے - ایچ - یونگ صاحب - اڈیٹر - ان چیف - مینیجر اخبار نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ...